فلم زندگی تماشہ

ہر صورت بند (Ban) ہونی چاہیے

ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

دین بیزار و سیکولر طبقے کی طرف سے بنائی جانے والی فلم "زندگی تماشہ" کے خلاف

صدائے احتجاج

فلم "زندگی تماشہ"

ہر صورت بند (Ban) ہونی چاہیے

از قلم

ابو الابدال محمد رضوان طاہر فریدی

(فاضل جامعۃ المدینہ، فیضان مدینہ، اوکاڑہ)

فلم "زندگی تماشہ" ہر صورت بند(Ban) ہونی چاہیے

پاکستانی ڈرامہ اور فلم انڈسٹری پچھلے کئی سالوں سے دانستہ یا غیر شعوری طور پر ہمارے معاشرتی رسم و رواج، حیاء اور اخلاقیات کی دھجیاں بکھرنے میں مصروف عمل ہے بات یہیں نہیں رکتی بلکہ اب باقاعدہ اسلامی تعلیمات کو مسخ کرنے اور شعار اسلام کے متعلق عوام کے ذہنوں میں منفی(Negative) تاثر بڑھانے کی کوششیں تیز ہوتی چلی جارہی ہیں کبھی قرآن مقدس کے الفاظ "کن فیکون" کے نام پر ڈرامہ بنا کر بے حیائی کو پرموٹ کیا جاتا ہے کہیں دیور، بھابی کا معشوقہ، کہیں سسر اور بہو کے ناجائز تعلقات دیکھائے جارہے ہیں تو کہیں ہم جنس پرستی کو عام کرنے کی کوششیں ہورہی ہیں۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو جادو سے منع کرتا ہے، توہمات سے باہر نکلنے اور توکل علی اللہ کی تعلیم دیتا ہے مگر جادو، ٹونوں پر پے در پے ڈرامے بنا کر عوامی ذہنوں کو اس طرف منتقل کیا جارہا ہے۔

فلموں کی بات کریں تو انہوں نے "برقع" نام کی فلم بنا کر یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ پردے کی وجہ سے لڑکیوں کی زندگی تنگ اور بہت سے مسائل میں گھر جاتی ہے اور والدین کو چاہیے کہ وہ اپنی بچیوں پر برقعے یعنی پردے کے معاملے میں سختی نہ کریں اور انہیں آزاد رہنے دیں، اس طرح اس فلم کے ذریعے براہ راست ایک اسلامی حکم کو نشانہ بنایا گیا ہے جبکہ مالک کائنات قرآن مجید میں مسلم خواتین کو حکم دیتا ہے کہ گھر سے نکلتے وقت پردے کا انتظام کریں۔

ایکٹر ان لا(Actor in Law) کے ذریعہ مسلمان مرد کو کسی کافرہ عورت سے شادی کرنے کی ترغیب دی گئی۔

پھر انہوں نے ”خدا کے لیے“ نامی ایک فلم بنائی جس میں دیکھایا گیا کہ دین کے ساتھ معمولی(ordinary) سی وابستگی بھی ایک عام انسان کی زندگی میں بڑی بڑی مشکلات پیدا کر دیتی ہیں دین سے وابستہ ہونے والے افراد والدین کے باغی اور نافرمان بن جاتے ہیں، دین کے نام پر لوگ اپنی بچیوں کی شادیاں ان کی مرضی کے خلاف زبردستی ایسے افراد سے کر دیتے ہیں جنہیں وہ ناپسند کرتی ہیں بلکہ یہی نہیں موسیقی جیسے فعل حرام کو جائز بتانے کی کوشش میں من گھڑت اور انتہائی غیر معقول منطقی و عقلی دلیلوں کا سہارا لیا جاتا ہے۔ فلسفہ جہاد کو غلط انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

2011ء میں ”بول“ نامی فلم ریلیز کی گئی جس کے ایک ایک سین سے الحادی فکر و نظریات کو پرموٹ کرنے کے ساتھ شعار اسلام کو ہدف تنقید بنایا گیا ہے جس میں نہ صرف کفریات بکے گئے بلکہ لواطت، دین کے نام پر قتل، بچیوں پر ظلم، مذہبی افراد کا فاحشہ عورتوں کے ساتھ تعلقات اور نا جانے کیا کیا خباثتیں دیکھائی گئیں۔

ان مذکورہ بالا دونوں فلموں کے ذریعے انتہاء درجے (Extreme levels) پر جا کر دنیا کے سامنے اسلام کا منفی تاثر پیش کرنے کی کوشش کی گئی اور آرٹ کے نام پر شعار اسلام کو ہدف تنقید بنایا گیا۔ ہندوستانی سینموں میں پاکستانی فلمیں ریلیز نہیں کی جاتیں مگر یہ دونوں فلمیں وہاں کے سینموں میں بھی چلوائی گئیں۔ یہ فلمیں جہاں شعار اسلام پر براہ راست حملہ تھا وہیں اس میں موجود مذہبی افراد کا ایسا منفی (Negative) پہلو دیکھایا گیا کہ مذہبی افراد

کے ساتھ عام عوام نے بھی ان فلموں پر بہت تنقید کی اور ناپسند کیا تھا۔

اور اب ''زندگی تماشہ'' نامی فلم کے ذریعے یہ دیکھانے کی کوشش کی جارہی ہے کہ ہر وقت مذہبی حولیے میں رہنا والا شخص جو ہمیشہ نعتیں پڑھتا اور چہرے پر داڑھی سجائے رکھتا ہے نماز، روزے کا پابند ہے وہ بھی غیر عورتوں کے ساتھ ناجائز تعلقات رکھنے میں عار محسوس نہیں کرتا۔ اور ساتھ یہ میسج دینے کی کوشش کی گئی ہے اگر معاشرے میں ایسے کسی فرد کی کوئی حرکت سامنے آبھی جائے تو اسے عام افراد کی طرح ہی لینا چاہیے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ایک عام مسلمان چاہے وہ کتنا ہی بد عمل ہو مگر دین کے معاملہ میں بہت حساس واقع ہوا ہے۔

اسلام کے نام پر حاصل کرنے والے ملک جس کی غالب اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے اب اس ملک میں فلموں کے ذریعے براہ راست اسلامی تعلیمات اور شعار اسلام کو ہدف تنقید بنایا جارہاہے۔ تف ایسے لوگوں کی سوچ پر جنہیں جب بھی نظر آتا ہے مذہب میں ہی مسائل نظر آتے ہیں۔

سیدی اعلی حضرت نے سچ فرمایا تھا کہ خبیث گمان خبیث ذہن میں پیدا ہوتا ہے۔

جن لوگوں کی اپنی سوچ میں گند بھرا ہے ان سے کیسے توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ مذہب کے متعلق کچھ اچھا سوچیں گئے ہم فلموں ڈراموں کی حمایت میں بلکل نہیں ہیں لیکن پھر بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ تم لوگوں نے اگر آرٹ کے نام پر کچھ دیکھانا ہی ہے تو شرعی امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان مسلم حکمرانوں کا کردار دیکھاؤ جن کے شب و روز میدان جنگ میں گزرتے تھے، جنہوں نے مظلوم کی فریاد رسی کے لیے ہزاروں کلومیٹر کا سفر کر کے بھی ظالموں کو کیفر کراد تک پہنچایا، جنہوں نے ایسی درویشانہ طرز زندگی اپنائے رکھی کہ بادشاہ ہونے کے باوجود بھی

جب دنیا سے گئے تو ترکہ میں معمولی اثاثے کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا۔ اگر دیکھانا ہی ہے تو جنگ آزادی 1857ء میں انگریزوں کے مظالم، ان کی مکاریاں، مسلمانوں سے نفرت اور مجاہدین آزادی کی جان بازی، شجاعت، حریت و بہادری اور آزادی کے لیے سر دھڑ کی بازی پر مبنی حقیقی واقعات کو دیکھاؤ، شیر میسور ٹیپو سلطان کی نڈر، بہادر، اسلام پسند اور مدبر بادشاہ کی شخصیت پر فلم بناؤ۔ 1947ء میں آزادی ہند کی مختلف جہات پر بیسیوں فلمیں بن سکتی ہیں دیکھاؤ کہ انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کے لیے برصغیر کے افراد نے کس طرح جانی، مالی و معاشی قربانیاں دیں اور کس قدر جدوجہد کی، دیکھاؤ کہ کس طرح اس موقع پر مسلم خواتین نے اپنی عزتوں کی حفاظت کی، کس طرح چند نوجوانوں نے جان پر کھیل کر کسی گاؤں کو بچایا، ہندوؤں اور سکھوں نے بٹوارے کے نام پر کس طرح مسلمانوں کا قتل عام کیا، پاکستان بننے کے بعد کس طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور پاکستانی عوام نے ان کو کس طرح حل کیا، دیکھاؤ کہ برصغیر کے مختلف علاقوں کے نوابوں نے اسلام کے نام پر بننے والے اس ملک کے لیے کس طرح اپنی جائیدادیں اور جاگیریں قربان کیں، علماء و مشائخ نے اس وطن کو حاصل کرنے کے لیے کس طرح تن، من، دھن کی بازی لگائی، دیکھاؤ کہ انڈیا نے کس طرح ریاست دکن کو اپنے قبضہ میں لیا اور اس ریاست کو زبردستی انڈیا میں شامل کیا، دیکھاؤ کہ کن عوامل کی بناء پر اور کس طرح سقوط ڈھاکہ پیش آیا، اس قوم کو دیکھاؤ کہ سویت یونین نے افغانستان پر حملہ کیوں کیا اور کس طرح پاکستانی ایجنسیوں نے اُس سپر پاور کو شکست دی، افغان مجاہدین کے مثبت کردار پر فلم بناؤ اور بتاؤ دنیا کو کس طرح پٹھانوں نے امریکہ جیسی سپر پاور کو شکست دی ،اگر فلمیں بنانی ہی ہیں تو پاکستان کے ان گمنام ہیروز پر بناؤ جنہوں نے اس ملک کی حفاظت کے

لیے نا جانے کن کن مشکلات کا سامنا کیا اور کس طرح دشمن کے سینوں سے راز لے کر آئے۔
دیکھانا ہی ہے تو اس معاشرے کے اُس نوجوان کا کردار دیکھاؤ جو اپنے بوڑھے والدین کی خوشیوں کے لیے اور ان کی ضروریات زندگی پوری کرنے کے لیے ہر طرح کی قربانی دیتا ہے، اس شوہر کا کردار دیکھاؤ جو بیوی بچوں کی ضروریات و خواہشات کو پوارا کرنے کے لیے سارا دن سڑکوں پر رُلتا، محنت و مزدوری کرتا اور امیر زادوں کے جگہ جگہ بے شمار طعنے سنتا ہے۔ دیکھاؤ کہ ایک مرد کس طرح ماں، بہن اور بیوی کے حقوق و حفاظت کے لیے پوری زندگی بسر کرتا اور اپنی خوشیوں کو خود اپنے پاؤں تلے کچل دیتا ہے، اس بڑے بھائی کا کردار دیکھاؤ جو گھر کو سنبھالا دینے اور چھوٹوں کا مستقبل بنانے کے لیے ہر طرح کی قربانی دیتا ہے۔ اس پولیس افسر کا کردار دیکھاؤ جو سیاست دانوں اور اپنے سے بڑے افسران کے دباؤ کے باوجود ایمانداری سے اپنی ڈیوٹی کرتا اور رزق حلال حاصل کرتا ہے۔ اُن روز مرہ کی ملکی و معاشرتی عوامی ضرورتوں کو اجاگر کرو جن کی طرف ہمارے حکمران توجہ نہیں دیتے اور عوام مشکلات میں گھری رہتی ہے۔ اگر مولوی کا کردار دیکھانا ہی ہے تو دیکھاؤ کہ وہ کن مشکل حالات اور تکالیف میں رہ کر علم دین حاصل کرتا اور بعد میں کس طرح وہ ٹاٹ پر بیٹھ کر بے لوث اسلام کی تعلیمات کو عام کرتا ہے، انتہائی کم آمدن میں کسی طرح کا شکوہ اور شکایت کیے بغیر دکھ، غم ،خوشی، موافق و غیر موافق ہر طرح کے حالات میں بھی پابندی سے مسجد میں اذان دیتا ہے اور وقت پر جماعت کرواتا ہے۔ دیکھاؤ دنیا کو کہ یہ مولوی ہی ہے جو سب سے منظم اور سلجھی ہوئی زندگی گزارتا ہے جس کی ذات سے مسلمانوں کے ساتھ اس کے قرب وجوار میں بسنے والے غیر مسلم بھی فیض حاصل کرتے ہیں۔

عوام پاکستان کو یہ بات جان لینی چاہیے کہ پاکستانی فلم اور ڈرامہ انڈسٹری کے ذریعے تمہاری روایات، کلچر حتی کہ مذہب پر بھی حملہ ہو چکا ہے اگر تم نے اب بھی ہوش کے ناخن نہ لیے تو ہماری آنے والے نسلیں تباہ و برباد ہو جائیں گئ۔

فلم ''زندگی تماشہ'' کو بنانے والے فلم کی کہانی کو معاشرتی حصہ کہہ کر اس کی ریلیز کا جواز پیش کر رہے ہیں ایک مسلمان اور پاکستانی ہونے کے ناطے ہم اس فلم کی ٹیم اور اِن کی حمایت کرنے والے انڈسٹری کے تمام افراد سے پوچھتے ہیں کیا وہ اس ملک کے کسی بڑے سیاست دان کے کسی منفی کرادر کو دیکھا سکتے ہیں جنہوں نے بڑی بے دردی سے ملک کو لوٹا اور عوام کو بنیادی ضروریات سے بھی محروم کیے رکھا؟، کیا یہ عدلیہ کے کسی منفی پہلو پر فلم بنا سکتے ہیں؟ کیا یہ کسی جنرل کو ٹارگٹ کر سکتے ہیں؟ کیا افواج پاکستان یا دیگر حساس اداروں کے کسی نیگٹو پہلو کو یہ کہہ کر اجاگر کر سکتے ہیں کہ یہ بھی سسٹم کا حصہ ہے اور یہاں ایسا بھی ہو تا ہے؟۔ نہیں دیکھا سکتے یہ ادارے اِن کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گئے۔

پاکستان سمیت کوئی بھی ملک اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ آرٹ کے نام پر اس کے اداروں کے خلاف کسی بھی طرح کا منفی پہلو عوام کے سامنے لایا جائے کیونکہ اس سے عوام کے دلوں میں اپنے ہی اداروں کے خلاف شکوک و شبہات اور نفرت (Hate) بیٹھ جاتی ہے تو پھر مذہب اور مذہبی افراد ہی نشانے پر کیوں ہیں؟

یہ فلم دو سال قبل ریلیز ہونے لگی تھی فلم کے پہلے ٹریلیر میں لبیک یا رسول اللہ ﷺ کے نعرے لگتے بھی دیکھائے جا رہے تھے اور ایک سین محفل میلاد کا بھی تھا امیر المجاہدین علامہ خادم حسین رضوی علیہ الرحمہ کے احتجاج پر فلم کو ریلیز کرنے سے روک دیا گیا اور بڑی

چالاکی سے کچھ معمولی تبدیلی کر دی گئی۔ ان کا خیال تھا کہ شائید تحریک لبیک سیاسی ایشو کی وجہ سے اس پر احتجاج کر رہی ہے لیکن انہیں معلوم نہیں کہ یہاں معاملہ کچھ اور ہے۔ اور اب دوبارہ اس کا ٹریلر ریلیز کیا گیا ہے جس کے بعد یہ فلم 18 مارچ 2022ء کو ریلیز ہونے جا رہی ہے۔

فلم ”زندگی تماشہ“ ہر صورت بین ہونی چاہیے ہر پاکستانی اس پر اپنا احتجاج ریکارڈ کروائے اور اس کے لیے جو شخص جو کر سکتا ہے وہ کرے۔ اور ہر جائز طریقہ اپنائے۔

یاد رہے صرف احتجاج ریکارڈ کروانا ہی کافی نہیں ہے مقصد اس فلم کو بین کروانا ہے اور اسی کے لیے کوششیں ہونی چاہیے۔

عوام سوشل میڈیا فیس بک، ٹویٹر، یوٹیوب، ٹیلی گرام، انسٹا گرام وغیرہ کا استعمال کرتے ہوئے فلم کے بین ہونے کے لیے کمپین چلائیں

صحافی اخباروں میں بطور احتجاج کالم لکھیں

تمام تنظیمیں اور جماعتیں اس پر قانونی کاروائی کریں

پریس کانفرنس کریں

وکلاء، عدلیہ کی طرف رجوع کریں

اس فلم کے پرڈیوسر، رائٹر اور ڈریکٹر کے خلاف شعار اسلام، مذہبی افراد کو ہدف تنقید بنانے اور کرڑوڑوں عوام کے جذبات کو مجروح کرنے کے جرم میں ملک بھر کے تمام تھانوں میں درخواستیں دی جائیں

آرمی چیف اور پرائم منسڑ کو اس معاملہ کی حساسیت سے آگاہ کیا جائے

اگر پاکستان میں فلموں، ڈراموں اور آرٹ کے نام پر چلنے والے دیگر پروگرامز کو مستقل بند نہیں کیا جاسکتا تو کم از کم اتنا تو لازمی کروالیں کہ سنسر بورڈ میں جہاں ملک کے حساس اداروں کے خلاف مواد کا جائزہ لیا جاتا ہے اور ایسے کسی بھی سین کو فلمانے کی اجازت نہیں دی جاتی جس میں ادارے براہ راست نشانہ بنتے ہوں اسی طرح ایک ٹیم ایسی بھی ہو جو ہر فلم، ڈرامہ یا دیگر پروگرامز کے سکرپٹ کو مذہبی پہلوؤں سے چیک کریں تاکہ آرٹ کے نام پر شعار اسلام کی توہین، اسلامی تعلیمات کو مسخ کرنے اور مذہب و مذہبی افراد کے متعلق دنیا کے سامنے منفی تصویر (image) پیش کرنے کا سلسلہ بند کیا جاسکے۔

2016ء میں پاکستان کے اندر "مالک" نامی فلم ریلیز ہوئی تھی فلم بینی کا ذوق رکھنے والوں کا کہنا ہے کہ یہ تاریخ پاکستان کی بہترین فلموں میں سے ایک ہے اس فلم میں دو مرکزی کردار دیکھائے گئے تھے ایک پاک فوج کے جوان کا جو ڈیوٹی اور ریٹائرمنٹ کے بعد بھی ہر محاذ پر پاکستان اور عوام پاکستان کی حفاظت کے لیے ہمشہ مصروف عمل رہتا ہے جبکہ دوسرا ایسے سیاست دان کا جو عیاش ہونے کے ساتھ، کرپٹ، الیکشن میں دھاندلی کرنے کا ماسٹر اور شریف لڑکیوں کی عزت لوٹنے کا عادی ہوتا ہے۔ سیاست دانوں کا یہ وہ نیگیٹو پہلو ہے جس پر اگر نہ بھی کچھ فلمایا جائے تب بھی عوام اس سے اچھی طرح واقف (Familiar) ہے مگر اس کے باوجود اس فلم کو بین کر دیا گیا تھا۔ فلم بنانے والا پاکستان کے ایک اہم ادارے کا اعلی افسر تھا اور فلم میں پاک فوج کی حب الوطنی کو نمایاں کیا گیا تھا اس لیے اس نے اپنا اثر رسوخ استعمال کرتے ہوئے فلم ریلیز کروالی تھی مگر بعد میں اس شخص کو سیاسی مافیا نے اس قدر تنگ کیا کہ وہ اپنی فیملی سمیت ملک چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے کینڈا شفٹ ہو گیا۔

اس فلم کو بنانے والے نے آرمی چیف اور وزیر اعظم سے اس فلم کی ریلیز کے لیے درخواست کی ہے ہم پاکستانی، آرمی چیف اور پرائم منسٹر سے صرف اتنا سوال کرتے ہیں کہ اگر اس ملک میں بسنے والی کسی اقلیت کے مذہبی پہلو کو نیگٹو انداز میں پیش کرنے کی کوشش (Try) کی جاتی تو کیا آپ اُس فلم کو ریلیز ہونے دیتے؟ یقیناً جواب نہیں میں ہے تو پھر اسلام کے نام پر بننے والے ملک میں مسلمانوں کے مذہبی جذبات سے کیوں کھیلا جا رہا ہے اور اِس فلم کے ریلیز کی اجازت کیوں دی جا رہی ہے۔

چند سال قبل ہالی ووڈ کی ایک فلم "The Nun" کے نام سے سامنے آنے لگی تھی جس میں ایک نن کے نیگٹو پہلو کو نمایاں کیا گیا تھا گو یورپ اور مغربی ممالک میں سیکولر، اور لبرل ازم کی اجارہ داری ہے اور لادینیت کا غلبہ، اس کے باوجود اہل کلیسا کے احتجاج پر فلم کی کہانی کو بدلنا پڑا، مغرب چھوڑیں چند سال قبل ایک فلم پاکستان میں بھی بنی تھی جس کی کہانی ایک عیسائی لڑکی کے گرد گھومتی تھی جو مذہب پر یقین رکھتی اور مذہبی تعلیمات پر عمل پیرا رہتی تھی عیسائیوں نے جب اس فلم کا ٹریلیر دیکھا تو ان کے عقائد و نظریات کے مطابق یہ فلم ان کے مذہبی جذبات کو مجروح (Injured) کرنے کا سبب بن سکتی تھی اس لیے عیسائی مذہب سے تعلق رکھنے والی اقلیت کے احتجاج پر اس فلم کو بیان کر دیا گیا اور آج تک ریلیز نہیں ہوئی، اسی طرح پاکستان میں آدم خور شخص کے گرد گھومتی کہانی پر مشتمل درج نامی فلم پر بھی پابند لگائی گئی ہے، ایک اور فلم ورنا بھی بین کی گئی ہے ورنا فلم اسی شخص نے بنائی ہے جس نے پہلے بول اور خدا کے لیے، فلمیں بنائی تھیں پاکستان میں سب سے پہلی بنے والی کشمیر پر 1948ء کی "انقلاب کشمیر" کو بھی بین کر دیا گیا تھا کیونکہ اس میں سامراجیت کا بھیانک چہرہ دیکھایا گیا تھا۔

جبکہ ”زندگی تماشہ“ فلم پر لاکھوں مسلمانوں کے احتجاج(Protest) کے باوجود بھی اسے ریلیز کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جارہاہے۔

حسن نثار جیسے صحافی ٹی وی پر بیٹھ کر حکومت کو اکسا رہے ہیں کہ جو لوگ اس فلم کو بین کرنے کی باتیں کرتے ہیں ان کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے ورنہ ریاست کی رٹ کو چیلنج ہو گا، حالانکہ موصوف اسی لمحہ پرائم منسٹر کے بیان کہ یونیورسٹیز میں تصوف پڑھایا جائے کی مخالفت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تصوف پڑھانے کی ضرورت نہیں وہ تو انسان کے اندر ہوتا ہے تاریخ میں کبھی کسی نے تصوف پڑھایا نہیں۔

اول تو حسن نثار سے بندہ پوچھے اگر آپ کے نزدیک تصوف پڑھانے کی ضرورت نہیں اور اسی بناء پر آپ پرائم منسٹر کی مخالفت کرسکتے ہیں اور آپ کی مخالفت ریاست کی رٹ کو چیلنج کرنا بھی نہیں ہے تو پھر لاکھوں لوگ جو زندگی تماشہ فلم کی ریلیز پر پابندی کا مطالبہ کر رہے ہیں ان کا مطالبہ ریاست کی رٹ کو چیلنج کرنا کیسے ہو گیا؟

دوم موصوف نے اگر مشائخ کی سیرت کا مطالعہ کیا ہوتا تو انہیں معلوم ہوتا ہے کہ لاتعداد بزرگان دین نے قوت القلوب، کشف المحجوب، رسالہ قشیریہ، کتاب اللمع، منہاج العابدین، احیاء العلوم، عوارف المعارف، فتوحات مکیہ اور مکتوبات امام ربانی وغیرہ جیسی شہرہ آفاق کتب تصوف کے دروس کا اہتمام کیاہے اور ان کتب کے ذریعے اپنے مریدین و متوسلین کی تربیت کی ہے۔

2022/01/09ء